کتاب ترتیب السور الکریمۃ و تناسبہا فی النزول و فی المصاحف

تالیف علامہ موسیٰ جار اللہ۔ صفحات ۳۵۲

قیمت اور ملنے کا پتہ معلوم نہیں۔

یہ کتاب مشہور تاتاری عالم علامہ موسیٰ جار اللہ کی تالیف ہے۔ اس میں موصوف نے قرآن کی سورتوں کو ان کے نزول کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے اور ہر سورہ کا ربط و نظم ایک طرف نزولی ترتیب کی رو سے واضح کیا ہے اور دوسری طرف مصاحف میں جو سورتوں کی ترتیب ہے اس ترتیب کی حکمت بھی بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے کتاب جستہ جستہ دیکھی۔ مستشرقین کی دیکھا دیکھی نزولی ترتیب کی سراغ رسانی کا شوق مسلمانوں میں بھی ترقی کر رہا ہے حالانکہ یہ ترتیب دین میں معتبر ہے اور نہ اس کی تحقیق کا کوئی قابل اعتماد ذریعہ ہے۔ مختلف روایات کو جمع کرنے اور قیاسات کی مدد سے اگر کوئی نقشہ بنا بھی لیا جائے تو اس پر اس قدر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ اس میں نظم و ربط تلاش کرنے کی کوشش کی جائے اور یہ کتاب اس سعی لاحاصل کی ایک بہترین مثال ہے۔ معتبر ترتیب وہ ہے جو مصاحف میں پائی جاتی ہے اور لاریب یہ ایک عظیم حکمت پر مبنی ہے لیکن علامہ کی کوشش اس باب میں بھی کوئی خاص قیمت نہیں رکھتی۔ باہم دگر سورتوں میں جو نظم انھوں نے دکھایا ہے دنیا کی ہر دو مختلف چیزوں میں اس طرح کا نظم پایا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح کی مناسبت قرآن کی سورتوں یا آیتوں میں تلاش کر لینے سے نہ قرآن کی کوئی مشکل حل ہوتی ہے، نہ خلق کو اس سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بلکہ اس سے الٹا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ لوگ اس قسم کے مصنوعی نظم کو دیکھ کر سرے سے نظم ہی سے بدگمان ہو جائیں گے اور قرآن پر بے نظمی کا جو الزام اب تک بے دلیل تھا، شاید وہ اس قسم کی کوششوں سے مدلل ہو جائے۔

کتاب کے آخر میں بعض بحثیں کتابت وحی، تاریخ ترتیب قرآن، صحابہ، رسول اور اختلاف قرأت سے متعلق ہیں۔ ان بحثوں میں بھی ہر طرح کا رطب و یابس مواد موجود ہے۔ البتہ ترتیب قرآن کی جو تاریخ مصنف نے بیان کی ہے وہ صحیح ہے اگرچہ اس سلسلہ میں ہمیں مصنف کی بعض دلیلوں سے اختلاف ہے تاہم یہ کتاب اہل علم کو پڑھنی چاہیے۔ اس میں نقائص کے ساتھ ساتھ بعض فوائد بھی ہیں۔ کم از کم ان کتابوں کو دیکھ کر قرآن کے صحیح نظم کو دریافت کرنے کی اصلی ضرورت سامنے آتی ہے۔

تصریف القرآن الکریم

یہ علامہ موسیٰ جار اللہ کا دوسرا رسالہ فن صرف میں ہے۔ اس میں مثالیں بیشتر قرآن مجید سے دی گئی ہیں۔ اس کے مطالعہ کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ یہ قرآن کی زبان سے مناسبت پیدا کرے گا۔ اس میں علم صرف کے اونچے مسائل سے بھی بحث کی گئی ہے۔ اس وجہ سے مبتدی طلبہ کے لیے یہ مفید نہیں ہے۔ البتہ منتہی طلبہ اور اہل علم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نحو و صرف کی متداول کتابوں کے مطالعہ سے اکثر یہ خیال ہوتا ہے کہ قرآن عربیت کے معروف اسلوب پر نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل نحو اپنے تتبع کی کمی کی وجہ سے قرآن کی بہت سی مثالیں قواعد کلیہ کے خلاف شواذ کے سلسلہ میں ذکر کرتے ہیں۔ علامہ نے اس رسالہ میں قرآن کی زبان کو عربیت کے معروف اسلوب پر دکھانے کی کوشش کی